(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلقَطرَةُ مِن بِحارِ مَناقِبِ النَّبی وَالعِترَةِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجتہ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چودھری

ہدیہ .... =/200 روپے

"سب کے سب لوگ دوزخ میں گرفتار ہیں سوائے تیرے اور تیرے دوستوں کے کہ خدا نے تمہیں اس سے آزاد کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: کس چیز کی وجہ سے ہمیں دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

بولایتکم امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام وبنافک الله رقابکم من النار

"امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ تمہاری محبت اور ہماری وجہ سے تمہیں دوزخ سے آزاد کیا ہے"

(تاویل الایات: ۲/۷۹۹ حدیث ۵، تفسیر برہان: ۳/۳۶۵ حدیث ۸، بحارالانوار: ۴۳/۲۷۱ ح ۲)

کروبیں پہلے شیعہ ہیں

(۲۱/۳۹۱) صفار کتاب بصائر الدرجات میں امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ان الکروبیین قوم من شیعتنا من الخلق الاول جعلهم الله خلف العرش لو قسم نور واحد منهم علی اهل الارض لکفاهم

"کروبیں ہمارے پہلے شیعوں میں سے ہیں، خدا نے ان کو عرش کے پیچھے جگہ دی ہے۔ ان میں سے ایک کا نور اگر اہل زمین پر تقسیم کیا جائے تو سب کے لئے کافی ہوگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جب موسیٰؑ نے خدا سے دیکھنے کی درخواست کی تو خدا نے ان کروبیں میں سے ایک کو حکم دیا کہ اس پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھائے، جب اس نے اپنا جلوہ دکھایا تو پہاڑ زمین کے ساتھ برابر ہوگیا"

(بصائر الدرجات: ۶۹ حدیث ۲، بحارالانوار: ۲۶/۳۴۴ حدیث ۱۲، تفسیر برہان: ۲/۳۵ حدیث ۵)

معرفت امام صادقؑ

(۲۲/۳۹۲) مشہور خطیب و واعظ حاج شیخ مہدی خراسانی نے ۱۳۶۹ ہجری سات جمادی الاول

شب جمعہ کو نجف اشرف میں مسجد انصاریؒ کے منبر پر آیۃ اللہ حاج شیخ جعفر شوستری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کربلا میں منبر پر لوگوں کے سامنے یہ روایت بیان کی کہ جب منصور نے امام صادقؑ کو حاضر کیا اور حضرت مدینے سے بغداد آئے تو دریائے دجلہ کے کنارے اترے، ایک بوڑھے شخص نے حضرت کے شیعوں میں سے آپؑ کے ساتھ ملاقات کی اور عرض کیا۔ ہمیں اپنی معرفت کروائیے۔

امامؑ نے فرمایا: کیا تم مجھے پہچاننا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں!

امامؑ نے خدمت میں موجود اپنے اصحاب سے فرمایا: اسے دجلہ میں پھینک دو۔ انہوں نے حضرت کا حکم مانتے ہوئے اس بوڑھے شخص کو دجلہ میں پھینک دیا۔ اس خدا کے بندے نے جب یہ دیکھا تو شور مچانا شروع کر دیا اور پانی کے درمیان ہاتھ پاؤں مارنے لگا، اور تیرتا ہوا پانی سے باہر آ گیا اور بڑا تعجب کرنے لگا کہ امامؑ نے اس طرح کا حکم کیوں دیا ہے۔ امامؑ نے دوبارہ حکم دیا کہ اسے پھر دجلہ میں پھینک دو۔ لوگوں نے اسے پکڑا اور دجلہ میں پھینک دیا۔ یہ بوڑھا شخص غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور اس نے پے در پے ایسے کلمات منہ سے نکالے جو اس کے تعجب کو ظاہر کر رہے تھے، اس مرتبہ بھی وہ مشکل سے دجلہ سے باہر آ گیا اور امام کو برا بھلا کہنے لگا۔ جس کی اس سے یہ توقع نہ تھی۔ امامؑ نے تیسری بار پھر اسے دجلہ میں پھینکنے کا حکم دیا، تھوڑی دیر بعد اس بوڑھے نے اپنے آپ کو پانی میں دیکھا اور اب اس میں تیرنے کی طاقت نہ رہی تھی۔ دریائے دجلہ کی موجیں اسے دجلہ کے درمیان لے جا چکی تھیں۔ وہ بالکل نا امید ہو چکا تھا، امامؑ نے جب اسے دیکھا کہ اس میں تیرنے کی طاقت نہیں رہی اور باہر نہیں نکل سکتا تو اپنا کریمانہ ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور اسے پانی سے باہر نکال لیا۔ جیسے ہی پانی سے باہر آیا، اپنے آپ کو حضرت کے قدموں پر گرا دیا اور اظہار کرنے لگا کہ امامؑ کو اچھی طرح پہچان لیا ہے، اس کے پاس کھڑے لوگوں نے اس سے پوچھا، کیسے پہچانا ہے؟ اس نے عرض کیا: جب میں تیرنے سے عاجز آ گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب میں ہلاک ہو جاؤں گا اور بچ نہیں سکتا، ہر طرح کی امید ختم ہو گئی تو میں نے خدا کو پکارا، پانی کی تہہ میں پہنچنے ہی والا تھا اور سانس بند ہونے والی تھی کہ میرے سامنے سے پردے دور ہو گئے۔ میں

نے امام صادقؑ کو دیکھا کہ پورے مشرق و مغرب میں چھائے ہوئے ہیں اور آپ کے علاوہ کسی چیز کو میں نے نہ دیکھا اور حضرت نے مجھے نجات دی اور نکال لیا۔

مقام محبِّ اہل بیتؑ

(۲۳/۳۹۳) علی بن اسباطؒ کتاب نوادر اور ابو عمر اور کشیؒ اپنی کتاب میں عبید بن زرارہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے۔ میں امام صادقؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو اس وقت بقباق یعنی ابو عباس حضرت کے پاس موجود تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک شخص بنو امیہ کو دوست رکھتا ہے کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہے؟ امام نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا کہ ایک شخص آپؑ کو دوست رکھتا ہے کیا وہ آپؑ کے ساتھ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ زنا کار اور چور ہی کیوں نہ ہو؟ راوی کہتا ہے امام نے بقباق کی طرف دیکھا کہ وہ متوجہ نہیں ہے تو میری طرف سر کے ساتھ اشارہ کر کے فرمایا: ہاں!

(الکشی: ۳۳۶ حدیث ۶۱۷، بحار الانوار: ۶۸/۱۱۳ حدیث ۲۹، نوادر علی بن اسباط: ۱۸)

(۲۴/۳۹۴) سید ہاشم بحرانی قدس سرہ کتاب معالم الزلفی میں آیہ شریفہ

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (سورہ غاشیہ: آیت ۲۵، ۲۶)

بے شک ان کی بازگشت ہماری طرف ہے

"بے شک ان کی بازگشت ہماری طرف ہے اور بے شک ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے"

کی تفسیر میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جب خدا لوگوں کو ایک وسیع مکان میں جمع کرے گا تو ہمارے شیعوں کے حساب میں دیر کرے گا۔ ہم خدا سے عرض کریں گے: اے خدا! یہ ہمارے شیعہ ہیں۔ اس وقت خدا تبارک وتعالیٰ فرمائے گا:

قَدْ جَعَلْتُ اَمْرَهُمْ اِلَيْكُمْ وَقَدْ شَفَّعْتُكُمْ فِيْهِمْ وَغَفَرْتُ لِمُسِيْئِهِمْ اُدْخُلُوْهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

"میں نے ان کے معاملہ کو تمہارے سپرد کیا ان کے متعلق تمہاری شفاعت کو قبول کیا اور ان کے گناہگاروں کو معاف کر دیا، اور ان کو بغیر حساب کے جنت میں لے جاؤ"

(معالم الزلفی: ۱۷۸، تاویل الآیات: ۲/۸۸۷ حدیث ۶، تفسیر برہان: ۴/۳۵۶)

امام صادق علیہ السلام

(۲۵/۳۹۵) محمد بن جریر طبری "کتاب نوادر المعجزات میں قیس بن خالد سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے امام صادق" کو دیکھا، انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ مسجد نبوی کے مینار اور بائیں ہاتھ سے قبر کی دیواروں کو بادلوں اور آسمانوں تک بلند کرتے ہوئے فرمایا:

أَنَا جَعْفَرٌ أَنَا نَهْرُ الْاَغْوَرِ أَنَا صَاحِبُ الْآيَاتِ الْأَقْمَرِ وَأَنَا ابن شَبِّرَ وَ شَبَّرُ

"میں جعفر ہوں، میں ایک گہرا دریا ہوں، میں روشن و واضح معجزات کا مالک ہوں اور میں حسنؑ و حسینؑ کا بیٹا ہوں"

(نوادر المعجزات: ۱۳۷ حدیث ۲، دلائل الامامۃ: ۲۳۸ حدیث ۴، عیون المعاجز: ۵/۲۱۳ حدیث ۴)

اگر چاہوں تو سورج کو تیری آنکھوں سے چھپا لوں

(۲۶/۳۹۶) نیز ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں میں نے امام صادق" سے عرض کیا:

أَتَقْدِرُ اَنْ تَمْسُکَ الشَّمْسَ بِیَدِکَ؟

"کیا آپ قدرت رکھتے ہیں کہ سورج کو اپنے ہاتھ سے روک لیں"

حضرت نے فرمایا:

لَوْ شِئْتُ لَحَجَبْتُهَا عَنْکَ

"اگر میں چاہوں تو سورج کو تیری آنکھوں سے چھپا لوں"

میں نے عرض کیا: ایسا کر کے دکھائیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت نے سورج کو ایسے

کھینچ لیا جیسے کوئی کسی جانور کی لجام کو کھینچتا ہے۔ پس سورج سیاہ ہوگیا اور چھپ گیا۔ حضرت کا یہ معجزہ تمام اہل دنیا کی آنکھوں کے سامنے واقع ہوا۔ پھر امامؑ نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اپنی اصلی حالت پر چلا گیا۔ (نوادر المعجزات: ۱۳۸ حدیث ۵، دلائل الامامۃ: ۲۴۹ حدیث ۵، مدینۃ المعاجز: ۵/ ۲۱۵ حدیث ۷)

امام صادقؑ کا اپنے شیعوں کے لیے تحفہ لانا

(۳۹۷/ ۲۷) نیز قبیصہ بن وائل سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتا ہے: میں امام صادقؑ کی خدمت میں تھا کہ آپ اچانک اوپر چلے گئے اور چھپ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور ساتھ کھجور کا تازہ گچھا لے کر آئے اور فرمایا:

کانت رجلی الیمنٰی علی کتف جبرائیل والیسریٰ علی کتف میکائیل حتی لحقت بالنبیؐ وعلی وفاطمہ والحسن والحسین وعلی وابی علیہم السلام فحیونی بھذا لی ولشیعتی

"میرا دایاں پاؤں جبرائیل کے پر اور بایاں میکائیل کے پر پر تھا یہاں تک کہ میں نے اپنے اجداد پیغمبر اکرمؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن الحسینؑ اور اپنے والد بزرگوار علیہم السلام کے ساتھ ملاقات کی، انہوں نے یہ کھجوروں کا گچھا مجھے اور میرے شیعوں کو بطور تحفہ دیا ہے"

(نوادر المعجزات: ۱۳۹ حدیث ۷، دلائل الامامۃ: ۲۵۰ حدیث ۷، مدینۃ المعاجز: ۵/ ۲۱۶ حدیث ۹)

تمام نعمات الٰہی اہل بیتؑ، قائم زمانؑ اور ان کے ساتھیوں کے لیے ہیں

(۳۹۸/ ۲۸) نیز داود رقی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتا ہے ایک شخص امام صادقؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کیا: آپؑ کا علم کس حد اور کس مقدار تک ہے؟ آپؑ نے فرمایا آپ کے سوال کی مقدار کے مطابق۔ یعنی ہم آپ کے تمام سوالوں کے جواب دیں گے اور تم جو کچھ پوچھو گے وہ ہم جانتے ہیں۔ اس نے عرض کیا: یہ پانی کا دریا ہے کیا اس کے نیچے کوئی چیز ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، کیا تم پسند کرو گے کہ اپنی آنکھوں سے دیکھو یا صرف اپنے کانوں سے سننا پسند کرو گے۔ اس نے عرض کیا: میں آنکھوں سے دیکھنا پسند کروں گا، کیونکہ کان کبھی چیز کو سنتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں، جبکہ آنکھ سے جو دیکھا جائے، دل اس کی گواہی دیتا ہے اور انسان کے نزدیک وہ چیز ثابت ہو جاتی ہے۔ اس وقت امامؑ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور چل پڑے یہاں تک کہ دریا کے کنارے جا پہنچے، آپ نے دریا کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

ایها العبد المطیع لربه اظهر ما فیک

"اے خدا کے فرمانبردار بندے جو کچھ تیرے اندر پوشیدہ ہے اسے ظاہر کر۔"

اچانک دریا گہرائی تک پھٹ گیا اور اندر سے ایسا پانی نمودار ہوا جو دودھ سے سفید تر، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار اور ادرک سے زیادہ لذیذ تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یا ابا عبداللہ! میں آپ پر قربان جاؤں، یہ پانی ان اوصاف کے ساتھ کن کے لئے ہے؟ اور کون لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے؟ آپؑ نے فرمایا:

للقائم و اصحابه

"یہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے قائمؑ اور ان اصحابؓ کے لئے ہے"

اس شخص نے عرض کیا: کس زمانے میں؟ آپؑ نے فرمایا:

اذا قام القائم علیه السلام و اصحابه نفذ الماء الذی علی وجه الارض حتی لا یوجد ماء فیضج المومنون الی الله بالدعا فیبعث الله لهم هذا الماء فیشربونه وهو محرم علی من خالفهم

"جب قائم علیہ السلام اپنے اصحاب کے ہمراہ قیام فرمائیں گے تو زمین پر پانی ختم ہو جائے گا اور کہیں پانی نہ ملے گا۔ اس وقت مومنین گڑگڑا کر بارگاہ ایزدی میں دعا کریں گے تو اس وقت خدا تعالیٰ یہ پانی ان کے لئے ظاہر کرے گا اور وہ اس سے پئیں گے اور ان کے مخالفین پر یہ پانی حرام ہوگا"

پھر اس شخص نے اپنا سر بلند کیا، تو ہوا میں ایسے گھوڑوں کو دیکھا، جن پر زینیں لگی ہوئی ہیں اور لگامیں چڑھی ہوئی ہیں۔ امام صادقؑ سے پوچھا یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا:

هذه خيل القائم واصحابه

"یہ حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب کے گھوڑے ہیں"

اس شخص نے عرض کیا: کیا میں بھی ان پر سوار ہوں گا؟ آپؑ نے فرمایا: اگر تو حضرت کے دوستوں کو دوست رکھتا ہو تو سوار ہوگا۔ اس نے عرض کیا: کیا میں بھی اس خوش مزہ پانی سے پیوں گا؟ آپؑ نے فرمایا: اگر ان کے شیعوں میں سے ہوگا تو پیئے گا۔

(دلائل الامامۃ: ۲۶۱ حدیث ۳۶، مدینۃ المعاجز: ۶: ۱۵۹/ حدیث ۳۴۷)

اعمال صرف اہل بیتؑ کے شیعوں کے قبول ہیں

(۲۹/۳۹۹) کلینیؒ کتاب کافی میں امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے اپنے شیعوں سے فرمایا:

منكم والله يقبل، ولكم الله يغفر، انه ليس بين احد كم وبين ان يغتبط ويرى السرور وقرة العين الا ان تبلغ نفسه هاهنا واوماء بيده الى حلقه

"خدا کی قسم! فقط تمہارے اعمال قبول کیے جائیں گے، خدا کی قسم صرف خدا تمہیں بخشے گا۔ تم میں سے کسی ایک اور اس خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ نہیں ہے مگر یہ کہ تمہاری جان تمہارے حلق تک پہنچ جائے"

پھر آپ نے فرمایا: جب ایسا ہوگا اور تمہاری موت کا وقت آئے گا تو رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ، جبرائیلؑ اور موت کے فرشتے کے ساتھ آئیں گے۔ اس وقت حضرت علیؑ نزدیک آئیں گے اور عرض کریں گے: یا رسول اللہؐ! یہ شخص ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھتا تھا، پس آپ اسے دوست رکھیں۔ رسولؐ خدا جبرائیلؑ سے فرمائیں گے۔ اے جبرائیلؑ! یہ شخص خدا، اس کے رسولؐ اور اس کے رسولؐ کی آل کو دوست رکھتا ہے اسے تم دوست رکھو۔ جبرائیلؑ، عزرائیلؑ سے فرمائیں گے